اس رسالہ میں ٹوپی کے ثبوت پر احادیث اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چند آثار جمع کئے گئے ہیں، جن سے معلوم ہوگا کہ ٹوپی پہننا آپ ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنن میں سے ہے، اور آج کا کھلے سر پھیرنے کا فیشن، اور بلا ٹوپی کے نماز پڑھنا' یقیناً سنت کے خلاف ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات' کفلیۃ

فہرست رسالہ ''ٹوپی''

مقدمہ

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

جیسے جسم کے لئے قمیص' ازار' چادر وغیرہ لباس ہے، اسی طرح گویا ٹوپی درحقیقت سر کا لباس ہے۔ اللہ تعالی نے جسم انسانی کو چھپانے کے لئے ﴿یواری سوءۃ ﴾ سے اس لباس کو فرض فرمایا جو ستر عورت کے لئے ضروری ہے، اسی طرح ﴿وریشا﴾ فرما کر زینت کو بھی مسنون قرار دیا۔ جسم اسفل کے لئے قمیص' ازار وغیرہ زینت ہے، تو سر کے لئے ٹوپی زینت ہے۔

لباس کا مقصد ستر کا چھپانا بھی ہے اور خوشنمائی بھی

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ﴾۔ (سورۂ اعراف، آیت نمبر: ۲۶)

ترجمہ: ...... اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے ان حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا برا ہے، اور جو خوشنمائی کا ذریعہ بھی ہے۔

تشریح: ...... یہ آیت اہل عرب کی ایک عجیب وغریب رسم کے پس منظر میں نازل ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ: مکہ مکرمہ کے قریب رہنے والے کچھ قبیلے مثلا قریش ''حُمس'' کہلاتے تھے۔ عرب کے دوسرے تمام قبیلے حرم کی پاسبانی (اور حفاظت) کی وجہ سے ان لوگوں کی بڑی عزت کرتے تھے۔ اسی کا ایک نتیجہ یہ تھا کہ عربوں کے عقیدے کے مطابق کپڑے پہن کر طواف کرنا صرف انہی کا حق تھا۔ دوسرے لوگ کہتے تھے کہ: جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں، ان کے ساتھ ہم بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے۔ چنانچہ یہ لوگ جب طواف کے لئے آتے تو ''حمس'' کے کسی آدمی سے کپڑے مانگتے، اگر اس کے کپڑے مل جاتے تو

انہیں پہن کر طواف کر لیتے، لیکن اگر کسی کو ''حمس'' میں سے کسی کے کپڑے نہ ملتے تو وہ بالکل عریاں (ننگا) ہو کر طواف کرتے تھے۔ یہ آیتیں اس بیہودہ رسم کی تردید کے لئے نازل ہوئی ہیں، اور ان میں انسان کے لئے لباس کی اہمیت بھی بیان فرمائی گئی ہے، اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لباس کا اصل مقصد جسم کا پردہ ہے، اور ساتھ ہی لباس انسان کے لئے زینت اور خوشنمائی کا بھی ذریعہ ہے۔ ایک اچھے لباس کی صفت یہ ہونی چاہئے کہ وہ یہ دونوں مقصد پورے کرے۔ اور جس لباس سے پردے کا مقصد حاصل نہ ہو وہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ (آسان ترجمہ)

احادیث وآثار میں نہ صرف ٹوپی کا ذکر ہے، بلکہ اس کی کیفیت، رنگ، سفر وحضر کے حالات میں کس طرح ٹوپیاں استعمال کی جاتی تھیں، وغیرہ کی تفصیل بیان فرمائی گئی ہے۔

اس مختصر رسالہ میں ٹوپی کے ثبوت پر احادیث اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چند آثار جمع کئے گئے ہیں، جن سے معلوم ہوگا کہ ٹوپی پہننا آپ ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنن میں سے ہے، اور آج کا کھلے سر پھرنے کا فیشن اور بلا ٹوپی کے نماز پڑھنا، یقیناً سنت کے خلاف ہے۔

ٹوپی کے لئے احادیث میں تین طرح کے الفاظ آئے ہیں

ٹوپی کے لئے احادیث میں تین طرح کے الفاظ آئے ہیں:

(۱):......کمام: کمة: کی جمع ہے، اس کے معنی ہیں: چھوٹی گول ٹوپی۔

(۲):......قلنسوۃ: کا لغوی معنی ہے: پوشیدہ ہونا۔ گول ٹوپی۔

(۳):......برنس: لمبی ٹوپی۔

ان الفاظ کی مختصر تعریف وتشریح خاتمہ میں کی گئی ہے، اس کا مطالعہ کیا جائے تا کہ

احادیث کا سمجھنا آسان ہوجائے۔ وہاں ان الفاظ کی تحقیق کے بعد حدیث کے ترجمہ کے تحت صرف ٹوپی کے معنی پر اکتفا کیا گیا ہے:

اس مختصر رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ ٹوپی کے استعمال کی عادت مطلوب ہے اور ہمیشہ بلا وجہ کھلے سر رہنا معیوب ہے۔ شیخ ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ٹوپی حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، حضرات صالحین اور اللہ والوں کا لباس ہے۔ اور ٹوپی کا مقصد سر کی (سردی، گرمی سے) حفاظت ہے اور عمامہ کے لئے بھی معین ہے اور وہ سنت ہے،

''قال ابن العربی رحمه الله : القلنسوة : من لباس الانبیاء والصالحین والسالکین ، تصون الرأس ، وتمکن العمامة ، وھی من السنة''۔

(فیض القدیر ص۳۱۴ ج۵، تحت حدیث : کان یلبس القلانس ، رقم الحدیث:۷۱۶۸)

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''ولا یخفی علی عاقل انّ کشف الرأس مستقبح ، وفیه اسقاط مروّة ، و ترک ادب''۔ (تلبیس ابلیس ص۳۷۳)

یعنی عاقل پر پوشیدہ نہیں ہے کہ سر کھولنا قبیح ہے اور مروت کو ختم کردیتا ہے اور ادب و شریفانہ تہذیب کے خلاف ہے۔ (اردو ص ۳۲۸، وجد میں صوفیہ پر تلبیسِ ابلیس کا بیان)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:

(جاہل) صوفیہ کا مذہب ہے کہ استغفار و توبہ کے وقت سر کھول لے، حالانکہ یہ بدعت اور خلاف آدمیت ہے۔ اور احرام کی حالت میں سر کھولنے کے لئے اگر شریعت نہ وارد ہوتی تو کوئی اور وجہ نہ تھی۔ (تلبیس ابلیس (اردو) ص۳۳۳، وجد میں صوفیہ پر تلبیسِ ابلیس کا بیان)

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''ویکره کشف الرأس بین الناس''۔ یعنی لوگوں کے درمیان سر کھولنا مکروہ ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص۱۳ ج۱۔ اردو ص۴۲، فصل: جن باتوں کے کرنے سے منع کیا گیا ہے)

حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:
"کھلے سر پھرنا آج کل کا فیشن ہوگیا ہے، اور اس کو فساق و فجار نے اختیار کیا ہے، اور یہ بہت قبیح ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص۳۵۱ ج۶)

احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تب بھی کھلے سر نہیں رہتے تھے۔ اسی طرح استنجاء کے لئے بھی کھلے سر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔

کھاتے وقت آپ ﷺ کے سر مبارک پر سفید ٹوپی تھی

(۱):......حضرت فرقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا آپ کے سر مبارک پر سفید ٹوپی تھی۔ (سیرۃ الشامی جلد ۷ ص ۴۴۷۔ شمائل کبری ص ۱۶۸ ج۱)

قضاء حاجت کے وقت آپ ﷺ سر کو ڈھانک لیتے

(۲):......حضرت حبیب بن صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو چپل پہن لیتے، سر ڈھانک لیتے۔

(ابن سعد۔ سبل الہدی ص۱۱ ج۸۔ سنن کبری ص۹۶ ج۱۔ شمائل کبری ص۴۵۷ ج۶)

(۳):......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو سر ڈھانک لیتے۔ اسی طرح جب بیوی کے پاس آتے تو سر ڈھانک لیتے۔

(بیہقی فی السنن ص۹۶ ج۱۔ شمائل کبری ص۴۵۷ ج۶)

(۴):......حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو پیر میں جوتا پہن لیتے، سر ڈھانک لیتے (اور آنے کے بعد) وضو فرماتے۔

(مسند احمد ص۲۶۲ ج۴۔ شمائل کبری ص۴۵۷ ج۶)

فائدہ:......آپ ﷺ ننگے سر بیت الخلاء یا جنگل و میدان پاخانے کے لئے تشریف نہ لے

جاتے۔اس سے معلوم ہوا کہ ننگے سر بیت الخلاء جانا خلاف سنت ہے۔ بیت الخلاء کے آداب میں ہے کہ ٹوپی یا سر پر کوئی کپڑا رومال وغیرہ ڈال لے۔

''شرح احیاء'' میں علامہ زبیدی رحمہ اللہ نے اسے منجملہ آداب میں ذکر کیا ہے۔بعض لوگ اس کا خیال نہیں کرتے اور کھلے سر چلے جاتے ہیں، یہ خلاف ادب اور مکروہ ہے۔ مردوں اور عورتوں دونوں کا حکم یہی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں جاتے سرڈھانپ لیتے تھے

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال ابو بکر رضی الله عنه : انی لأقنع رأسی اذا دخلت الکنیف۔(کنز العمال ، رقم الحدیث:۲۷۱۸۸)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں تو اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ بیت الخلاء جاتے تو اللہ سے حیاء کی وجہ سے سرڈھانپ لیتے

(۶)......عن ابن شهاب : ان ابا بکر الصدیق رضی الله عنه قال یوما وهو یخطب : استحیوا من الله ' فو الله ما خرجت لحاجة منذ بایعت رسول الله صلی الله علیه وسلم الا مقنعا رأسی حیاء من ربی۔(کنز العمال ، رقم الحدیث:۲۷۱۸۷)

ترجمہ:......ابن شہاب رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ: ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالی سے حیاء کرو، خدا کی قسم میں جب بھی رفع حاجت کے لئے گیا ہوں اپنے رب تعالی سے مارے حیاء کے اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

اللہ تعالیٰ سے بات کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام ٹوپی پہنے ہوئے تھے

(۱)......عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلّی الله علیه وسلّم قال : کان علی موسی (علیه الصلوة والسلام) یومَ کلّمهُ ربّهُ کِساءُ صوفٍ ، وجُبَّةُ صوفٍ ، وکُمَّةُ صوفٍ وسراویل صوفٍ ، وکانت نعلاه من جِلد حِمار میّت۔

(ترمذی، باب ما جاء فی لبس الصوف ، ابواب اللباس ، رقم الحدیث:۱۷۳۴)

ترجمہ:......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ: جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف تکلم عطا فرمایا اس روز ان کے جسم پر ایک اون کی چادر، ایک اون کا جبہ اور اون کی ٹوپی، اور اون کی شلوار تھی، اور ان کے پاؤں کی جوتیاں مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔

تشریح:......حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چادر جبہ پر اوڑھ رکھی ہوگی، کیونکہ سردی کا زمانہ تھا، آپ گھر والوں کے لئے سردی سے بچنے کے لئے آگ لینے تشریف لے گئے تھے۔اور کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

''کنز العمال'' میں یہ روایت کچھ مختلف الفاظ سے بھی آئی ہے۔

(کنز العمال، الفضائل ، موسی علیه الصلوة والسلام ، رقم الحدیث:۳۲۳۸۰)

محرم حالت احرام میں ٹوپی نہ پہنے

(۲)......عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رجلا قال : یا رسول الله ! ما یلبس المحرم من الثیاب ؟ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا تلبسوا القُمُص ، ولا العمائم ، ولا السراویلات ، ولا البرانس، الخ۔

(بخاری، باب البرانس ، کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۵۸۰۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ: محرم کون سا کپڑا پہن سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: قمیص، عمامہ، سروال اور برنس نہ پہنے۔

ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے

(۳)...... قال رکانة رضی الله عنه : و سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول : فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس۔

(ابوداؤد مع بذل ص۱۰۵ ج ۱۲، باب فی العمائم ، کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۴۰۷۸۔

ترمذی، باب العمائم علی القلا نس ، کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۱۷۸۴)

ترجمہ:......حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔

آپ ﷺ سفید ٹوپی پہنتے تھے

(۴)......عن ابن عمر رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یلبس قلنسوة بیضاء۔

(شعب الایمان للبیهقی ص۱۷۵ ج ۵، رقم الحدیث:۶۲۵۹۔المطالب العالیة ص۲۷۲ ج ۲، رقم الحدیث:۲۱۹۷۔مجمع الزوائد ص۱۴۹ ج ۵، باب فی القلنسوة ، رقم الحدیث:۸۵۰۶)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ سفید ٹوپی پہنتے تھے۔

آپ ﷺ کے پاس شامی سفید ٹوپی تھی

(۵)......عن عطاء : عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : کان لرسول الله صلی الله

علیه وسلم قلنسوة بیضاء شامیة۔

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے پاس شامی سفید ٹوپی تھی۔

(مسند الامام الاعظم' للحافظ ابی محمد الحارثی ص۱۲۷ج۱، رقم الحدیث:۱۵۔مسند الامام الاعظم' من روایة العلامة الحصکفی، باب ذکر قلنسوة رسول الله صلی الله علیه وسلم، کتاب اللباس والزینة (مترجم)ص۴۵۳)

آپ ﷺ کے سر مبارک پر لمبی خماسی ٹوپی تھی

(۶)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : رأیت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلنسوة خماسیة طویلة۔

(مسند ابی حنیفة رحمه الله ص۱۳۷ج۱، باب العین' الکوثر۔فتاوی دارالعلوم زکریا ص۱۴۸ج۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے (سر مبارک) پر لمبی خماسی ٹوپی دیکھی۔

تشریح:......خماسی سے مراد ہوسکتا ہے کہ پانچ کونے والی ٹوپی ہو، جیسا کہ آج کل جلال آبادی ٹوپی ہوتی ہے، اور علماء کی ایک جماعت پہنتی ہے۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ یمن کی خمس نامی چادر سے بنائی ہوئی مراد ہو، اس لئے کہ '' بردة اخماس '' یمن کی خمس چادروں کو بھی کہا جاتا ہے، والله تعالی اعلم بمراده۔

آپ ﷺ کے سر مبارک پر کانوں والی اونی کپڑے کی ٹوپی تھی

(۷)......عن ابی سلیط رضی الله عنه : انه رأی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلنسوة اسماط لها اذان۔

ترجمہ:......حضرت ابوسلیط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے (سرمبارک) پر کانوں والی اونی کپڑے کی ٹوپی دیکھی۔

(الآحاد والمثانی ص۳۰۳ ج۳، دار الرایة۔فتاوی دارالعلوم زکریا ص۱۴۸ ج۲)

آپ ﷺ کے پاس لاطیہ سفید ٹوپی تھی

(۸)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم قلنسوة بیضاء لاطیة یلبسها۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے پاس لاطیہ سفید ٹوپی تھی، آپ ﷺ اسے پہنتے تھے۔(تاریخ ابن عساکر ص۱۹۳ ج۴)

آپ ﷺ کے پاس تین قسم کی ٹوپیاں تھیں

(۹)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث قلانس : قلنسوة مضروبة ' قلنسوة برد حبرة ' قلنسوة ذات اذان ' یلبسها فی السفر ، فربما وضعها بین یدیه اذا صلی۔(الشوکانی فی الفوائد ص۱۷۸)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ کے پاس تین ٹوپیاں تھیں: سلی ہوئی، دھاری دار منقش، کانوں والی جسے آپ ﷺ سفر میں پہنتے تھے، بسا اوقات اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔

آپ ﷺ کے پاس سوراخ والی چمڑے کی ٹوپی تھی

(۱۰)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کے پاس چمڑے کی ایسی ٹوپی بھی تھی جس میں سوراخ تھا۔(سیرة الشامی جلد۷ ص۴۴۸۔شمائل ص۱۶۸ ج۱)

آپ ﷺ کی سفر وحضر کی ٹوپی

(۱۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان صلی الله علیه وسلم یلبس القلا نس فی السفر ذوات الاذان وفی الحضر المضمرة ، یعنی الشامیة ۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ سفر میں کانوں والی ٹوپیاں پہنتے تھے،اور حضر میں شامی سر چھپانے والی ٹوپی پہنتے تھے۔

(الا تحاف السادة ص۲۵۵ج۸)

آپ ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپہ پہنتے تھے

(۱۲)......عن ابن عباس رضی الله عنهما انه صلی الله علیه وسلم : کان یلبس القلا نس تحت العمائم ' و بغیر العمائم ، وکان یلبس القلانس الیمانیة وهُنَّ البیض المُضرِّیة ، ویلبس ذوات الاذان فی الحرب ، وکان ربّما نزع قلنسوة فجعلها سُترةً بین یدیه وهو یصلی ، وکان من خُلُقه ای یسمِّیَ سِلاحه و دَوابَّهُ و متاعَه۔

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ ٹوپی عمامہ کے نیچے پہنتے تھے (اور کبھی) بغیر عمامہ کے بھی استعمال فرماتے تھے،اور آپ ﷺ یمنی سفید سلی ہوئی ٹوپیاں بھی پہنتے تھے، اور حالت جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے،، اور بسا اوقات ٹوپی کو سر سے اتار کر سترہ بنا کر نماز ادا فرماتے ۔

(ابوداؤد، باب کنز العمال ، اللباس ، رقم الحدیث:۱۸۲۸٦۔

فیض القدیر ص۳۱۴ج۵، تحت حدیث : کان یلبس قلنسوة بیضاء ، رقم الحدیث:۷۱٦۸)

آپ ﷺ سفید گول ٹوپی پہنتے تھے

(۱۳)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبس کمة بیضاء۔

(طبرانی (اوسط) ص۲۷۴ ج۶، رقم الحدیث:۶۱۸۱۔مجمع الزوائد ص۱۴۹ ج۵، باب فی القلنسوة، رقم الحدیث:۸۵۰۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ سفید گول ٹوپی پہنتے تھے۔

حدیث بیان فرماتے ہوئے سر سے ٹوپی کا گر جانا

(۱۴)......عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه یقول : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : الشهداء اربعة : رجل مؤمن جیّد الایمان ' لقی العدوّ فصدق الله حتی قُتل ' فذاک الذی یرفع الناس الیه اعینهم یوم القیامة هکذا ، ورفع رأسه حتی وقعت قلنسوته ، فلا ادری قلنسوةَ عمرَ اراد ام قلنسوة النبی صلی الله علیه وسلم؟

(ترمذی، باب ما جاء فی فضل الشهداء عند الله ، ابواب فضائل الجهاد ، رقم الحدیث:۱۶۴۴)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: شہداء چار (یعنی ان کے چار مختلف درجات) ہیں: (پہلا درجہ) مؤمن آدمی عمدہ ایمان والا (یعنی متقی اور پارسا) دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا، پس اس نے اللہ کو سچ کر دکھایا (یعنی بہادری سے لڑنے کا وعدہ پورا کیا) یہاں تک کہ وہ مارا گیا، پس یہ وہ شہید ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن (جنت میں) اپنی نگاہیں اس طرح اٹھائیں گے، اور انہوں نے اپنا سر اٹھایا، یہاں تک کہ ان کی ٹوپی گر گئی۔ (حدیث کے راوی حضرت ابو یزید

خولانی کہتے ہیں کہ) پس میں نہیں جانتا کہ حضرت فضالہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد لی یا آپ ﷺ کی؟

(یعنی"قلنسوته" کی ضمیر کا مرجع کون ہے؟ یہ بات میں نے حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے نہیں پوچھی)

فائدہ:......اس حدیث سے ایک خاص فائدہ یہ حاصل ہوا کہ نبی ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں ٹوپیاں پہنتے تھے، اور کبھی صرف ٹوپی پہنتے تھے پگڑی کے بغیر، کیونکہ ٹوپی گرنا اسی صورت میں کہا جائے گا جب اس پر پگڑی نہ ہو، پگڑی اول تو گرتی نہیں، اور اگر گرے تو پگڑی گرنا کہیں گے ٹوپی گرنا نہیں کہیں گے۔ (تحفة الالمعی ص۵۷۶ ج۴)

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے ٹوپی عطا فرمائی

(۱۵)......ثنا ابو قرصافه رضی الله عنه: کسانی رسول الله صلی الله علیه و سلم برنسا، فقال: البسه۔

(مجمع الزوائد ص۱۲۷ ج۵، باب البرانس، کتاب اللباس۔ فتح الباری ص۳۳۴ ج۱۰، کتاب اللباس، رقم الحدیث:۶۸۰۲)

ترجمہ:......حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک برنس پہنائی (عطا فرمائی) اور فرمایا: اس کو پہنو۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ٹوپیوں کا ذکر

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے سر پر چھوٹی مصری ٹوپی تھی

(۱۶)......عن اسحاق ابو الحارث مولی بنی هبار قال: رأیت ابا الدرداء ..... و

علیه قلنسوة مصریة صغیرة ، الخ۔(ابن عساکر ص١٩٧ ج٨، حرف الجیم)

ترجمہ:......حضرت اسحاق ابو الحارث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے (سر) پر چھوٹی مصری ٹوپی تھی۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے سر پر زرد رنگ کی ٹوپی تھی

(١٧)......حدثنا معتمر قال : سمعت ابی یُحدِّث ان خالدا الاثبج حدث ان جندب بن عبد الله البجلی بعث الی عسعس بن سلامة ' زمن فتنة ابن الزبیر ، فقال : اجمع لی نفرا من اخوانک حتی احدثهم ، فبعث رسولا الیهم ، فلما اجتمعوا جاء جندب وعلیه برنس اصفر، فقال : تحدثوا بما کنتم تحدثون به ، حتی دار الحدیث فلما دار الحدیث الیه حسر البرنس عن راسه ، الخ۔

(مسلم، باب تحریم قتل الکافر بعد قوله : لا اله الا الله ، کتاب الایمان ، رقم الحدیث:٩٧)

ترجمہ:......حضرت معتمر سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت خالد اثبج سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے عسعس بن سلامہ کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے (زمانۂ خلافت میں سازشیوں کی طرف سے اٹھائے گئے) فتنہ کے زمانہ میں پیغام بھیجا کہ: لوگوں کو جمع کرو، اپنے بھائی بندوں (برادری) کو تاکہ میں ان سے کچھ گفتگو کروں۔ عسعس نے لوگوں کو بلا بھیجا، جب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت جندب رضی اللہ عنہ تشریف لائے زرد رنگ کی ٹوپی اوڑھے ہوئے، اور لوگوں سے کہا کہ: تم اپنی گفتگو میں لگے رہو، جو باتیں تم کر رہے تھے (لوگ باتیں کرنے لگے) یہاں تک کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی طرف لوگ متوجہ ہوئے، جب لوگ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے اپنے سر سے ٹوپی اتار دی۔

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کے سر پرٹوپی تھی

(۱۸)......ان ابا موسی خرج من الخلاء فمسح علی قلنسوته۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۰ ج۱، من کان یری المسح علی العمامة ، رقم الحدیث:۲۲۲۔ص ۵۱۱ ج۱۲، فی لبس القلانس ،کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۲۵۳۵۶)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے نکلے اورٹوپی پر مسح فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زرد رنگ کی ٹوپی

(۱۹)......حدثنا معتمر قال : سمعت ابی ، قال : رأیت علی انس رضی الله عنه برنسا اصفر من خز۔(بخاری، باب البرانس ، کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۵۸۰۲)

ترجمہ:......حضرت معتمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد کوفرماتے ہوئے سنا کہ: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سر پرزرد رنگ کا ریشمی برنس دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پرٹوپی تھی

(۲۰)......عن هشام قال : رأیت علی ابن الزبیر رضی الله عنه قلنسوة ، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۰ ج۱، فی لبس القلانس ، کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۲۵۳۵۳)

ترجمہ:......حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے (سر) پرٹوپی دیکھی ،الخ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل کوٹوپی ڈال کر پکڑنا

(۲۱)......عن عمرو بن میمون قال : رأیت عمر بن الخطاب رضی الله عنه قبل ان یُصاب بایام بالمدینة ...... وکان اذا مر بین الصفین ، قال : استووا حتی اذا لم یر

فیھنّ خللا تقدم فکبر...... فما ھو الا ان کبّر ، فسمعتہ یقول : قتلنی أو اکلنی الکلب ، حین طعنہ ، فطار العِلجُ بسکّینٍ ذاتِ طرفین ، لا یمرّ علی احد یمینا و شمالا الا طعنہ حتی طعن ثلا ثۃ عشر رجلا مات منھم سبعۃ ، فلما رأی ذلک رجل من المسلمین طرح علیہ بُرنسا ، فلما ظن العلج انہ ماخوذ نحر نفسہ ، الخ۔

(بخاری ص۵۲۳ ج۱، باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان بن عفان ، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، رقم الحدیث:۳۷۰۰)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہادت سے چند دن پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ.....(اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ) جب دوصفوں کے درمیان سے گذرتے تو فرماتے جاتے کہ: صفیں سیدھی کرلو،اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل باقی نہیں رہ گیا تب آگے (مصلے پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے .....(جس دن آپ شہید کئے گئے' اس دن بھی آپ نے تکبیر کہی ہی تھی کہ) میں نے سنا آپ فرمارہے تھے کہ: قتل کیا مجھے کتے نے یا کتے نے کاٹ لیا (ابولؤلؤ نے آپ کو زخمی کردیا تھا،اس کے بعد وہ بدبخت) اپنا دودھاری ہتھیار لئے دوڑنے لگا اور دائیں بائیں جدھر بھی پھرتا تو لوگوں کو زخمی کرتا جاتا،اس طرح اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کردیا، جن میں سات حضرات نے شہادت پائی،مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے جب یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے اپنی لمبی ٹوپی اس پر ڈال دی، بدبخت کو جب یقین ہوگیا کہ اب پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ دیا،الخ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ٹوپی والا جبہ پہننا

(۲۲)......اخبرنا مالک : اخبرنا نافع عن ابن عمر : کان اذا سجد وضع کفّیہ

علی الذی یضع جبهته علیه ، وقال : قد رأیته فی برد شدید وانه لَیُخرِج کفیه من برنسه حتی یضعهما علی الحصی۔

ترجمہ:...... حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدہ کرتے تھے تو وہ جس چیز پر اپنی پیشانی رکھتے تو اس پر اپنے ہاتھ رکھتے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے سخت سردی میں انہیں دیکھا کہ انہوں نے اپنے (اس) جبہ مبارکہ سے (جو ٹوپی والا تھا) ہاتھوں کو نکالا اور ان کو کنکریوں پر رکھے ہوئے تھے۔

(مؤطا امام محمد مترجم ص۹۱، باب السّنة فی السجود ، رقم الحدیث:۱۵۰)

حضرات مہاجرین رضی اللہ عنہم اپنے سروں پر ٹوپیاں رکھتے تھے

(۲۳)......عن سلیمان بن ابی عبد الله قال : ادرکت المهاجرین الاولین یَعْتَمُّوْنَ بعمائم کرابیس سودٍ و بیض و حمر و خضر وصفر ' یضع احدهم العمامة علی رأسه ' ویضع القلنسوة فوقها، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۵ ج۱۲، من کان یعتم بکور واحد ، کتاب اللباس ، رقم الحدیث: ۲۵۴۸۹)

ترجمہ:...... حضرت سلیمان بن ابو عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے پہلے مہاجرین حضرات رضی اللہ عنہم کو پایا (یعنی دیکھا) وہ حضرات کالا' سفید' سرخ' ہرا' زرد (وغیرہ) رنگ کے سوتی کپڑے کے عمامے باندھتے تھے۔ بعض حضرات تو اپنے سروں پر عمامہ باندھتے (اور عمامہ باندھنے کی ترکیب اس طرح تھی کہ پہلے سر پر) ٹوپی رکھتے تھے، الخ۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کھلی اور سروں کے ساتھ ملی ہوئی تھیں

(۲۴)......عن ابی سعید وهو عبد الله بن بسر قال : سمعت ابا كبشة الانمارى رضى الله عنه يقول : كانت كمام اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بُطحا۔

(ترمذی، باب كيف كانت كمام الصحابة ، ابواب اللباس ، رقم الحديث:۱۷۸۲)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید عبداللہ بن بسر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کھلی اور سروں کے ساتھ ملی ہوئی تھیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے جسم پر برانس تھیں

(۲۵)......عن وائل بن حجر رضى الله عنه قال : رأيت النبى صلى الله عليه وسلم حين افتتح الصلوة رفع يديه حيال اذنيه ، قال : ثم اتيته فرأيتهم يرفعون ايديهم الى صدورهم فى افتتاح الصلوة وعليهم برانس واكسية ۔

(مسند احمد ص۵۷ ج۲، رقم الحديث:۵۱۹۷)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز کے شروع میں دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا، (پھر کچھ مدت کے بعد) آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ نماز کے شروع میں اپنے ہاتھوں کو سینے تک اٹھائے ہیں اور ان کے جسم پر برانس اور چادریں ہیں۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں آپ ﷺ کا بال مبارک رہتا تھا

(۲۶)......عن عبد الحميد عن ابيه قال : كان فى قلنسوة خالد بن الوليد رضى الله

عنہ من شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، فقال خالد : ما لقیت قوما قط وھی علی رأسی الا اعطیت الفلج۔

(کنز العمال ، فضائل : خالد بن ولید ، رقم الحدیث:۳۷۰۲۵)

ترجمہ:......حضرت عبدالحمید رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں : وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ ﷺ کا بال مبارک تھا،حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب بھی کسی قوم سے میرا مقابلہ ہوا اس حال میں کہ بال مبارک میرے سر پر ہو تو مجھے ضرور فتح و جیت ملی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے

(۲۷)......قال الحسن : کان القوم یسجدون علی العمامۃ والقلنسوۃ ویداہ فی کُمِّہ۔(بخاری، باب السجود علی الثوب فی شدۃ الحر ، قبل رقم الحدیث:۳۵۸)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ رضی اللہ عنہم پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے،اور دوران سجدہ ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔

تشریح:......اس تعلیق کی اصل یہ حدیث ہے: حضرت اشعث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: حسن بصری رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کپڑے پر سجدہ کرے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۴ ج۲، فی الرجل یسجد علی ثوبہ من الحر ، رقم الحدیث:۲۷۹۱)

دوران سفر گرمیوں میں جنگل میں جماعت کے ساتھ نماز کے وقت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی اقتدا میں زمین کی گرمی سے بچنے کے لئے جو چادر انہوں نے اوڑھ رکھی تھی،اس کا ایک پلہ بچھا کر اس پر سجدہ کرتے تھے۔

تابعین واکابر کی ٹوپیاں

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے سر پر مصری سفید ٹوپی تھی

(۲۸)......عن عبد الله بن سعید قال : رأیت علٰی علِی بن الحسین رضی الله عنهما قلنسوة بیضاء مضربة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۱۰ ج۱۲، فی لبس القلا نس ، کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۲۴۲۵۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے (سر) پر سفید بہت زیادہ سلی ہوئی ٹوپی دیکھی۔

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ٹوپی پہنتے تھے

(۲۹)......عن مغیرة قال : کان اذا کانت علی ابراهیم عمامة أو قلنسوة رفعها ثم مسح علی یافوخه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۵ ج۱، من کان لا یری المسح علیها و یمسح علی رأسه ، رقم الحدیث:۲۳۵)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: جب حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے سر پر عمامہ یا ٹوپی ہوتی تو اسے اٹھاتے پھر سر کے اوپر کے حصے پر مسح فرماتے۔

حضرت حیان بن وبرہ رحمہ اللہ کے سر پر چھوٹی ٹوپی تھی

(۳۰)......عن ابی المغیرة قال : اتینا بیروت انا و عمیر بن هانی العنسی ' فاذا برجل علیه الناس فی المسجد ، واذا علیه قمیص کرابیس الی نصف ساقیه ' وعمامة ' و قلنسوة صغیرة ' وثیاب رثةٌ ' یقال له حیان بن وبرة المری ، فقلت لعمیر

أمن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا ؟ قال : لا ولکن کان صاحبا لابی بکر الصدیق رضی الله عنه۔(اخرجه ابو زرعه فی تاریخه ص۶۰۶ ج۱)

ترجمہ:......حضرت ابومغیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں اور عمیر بن ہانی عنسی بیروت آئے، تو ہم نے دیکھا کہ لوگ مسجد میں ایک صاحب کے پاس جمع ہیں، اور ان صاحب نے سوت کی قمیص پہن رکھی ہے جو آدھی پنڈلی تک ہے، اور ان پر عمامہ اور چھوٹی ٹوپی اور پرانہ کپڑا تھا، وہ حیان بن وبرہ رحمہ اللہ تھے، حضرت ابومغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عمیر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا یہ بزرگ آپ ﷺ کے صحابی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کے ساتھی ہیں۔

حضرت سالم رحمہ اللہ کے سر پر سفید ٹوپی تھی

(۳۱)......عن خالد بن ابی بکر قال : رأیت علی سالم قلنسوة بیضاء ، الخ ۔

(اخرج ابن سعد ص۱۹۶ ج ۷)

ترجمہ:......حضرت خالد بن ابوبکر سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے سر پر باریک ٹوپی تھی

(۳۲)......عن محمد بن هلال : انه رأی سعید بن المسیب یَعْتَمُّ وعلیه قلنسوة لطیفة ، الخ ۔(اخرج ابن سعد ص۱۳۷ ج ۷)

ترجمہ:......حضرت محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس پر باریک ٹوپی تھی۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے (سر) پر سفید ٹوپی تھی

(۳۳)......عن خالد بن ابی بکر قال : رأيت على عبيد الله بن عبد الله قلنسوة بيضاء ، الخ ۔(اخرج ابن سعد ص۲۰۱ ج ۷)

ترجمہ:......حضرت خالد بن ابوبکر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے (سر) پر سفید ٹوپی دیکھی۔

حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ ٹوپی اور سفید عمامہ پہنتے تھے

(۳۴)......عن ابی الغصن : انه رأى نافع بن جبير يلبس قلنسوة اسماطا وعمامة بيضاء۔(اخرج ابن سعد ص۲۶۵ ج ۳)

ترجمہ:......حضرت ابوالغصن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ ٹوپی اور سفید عمامہ پہنے ہوئے ہیں۔

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ کی نماز میں ٹوپی گر گئی تو نماز ہی میں اٹھا کر پہن لی

(۳۵)......وضع ابو اسحاق قلنسوته فى الصلاة و رفعها۔

(بخاری، باب استعانة اليد فى الصلوة ' اذا كان من امر الصلوة ، كتاب العمل فى الصلوة)

ترجمہ:......حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ نے نماز میں اپنی ٹوپی کو رکھا اور اٹھایا۔

تشریح:......حضرت ابواسحاق کا نام عمرو بن عبد اللہ السبیعی کوفی ہے، آپ کبار تابعین میں سے ہیں، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کے: ۳۸ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی تھی۔ (نعمۃ الباری ص۳۴۳ ج ۳)

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ کی نماز میں ٹوپی گر گئی تو انہوں نے نماز ہی میں کی اٹھا کر پہن لی، کیونکہ یہ عمل قلیل ہے۔ (تحفۃ الباری ص۵۱۸ ج ۳)

خاتمہ......ٹوپی کے تین نام اوران کی تحقیق

ٹوپی کے لئے احادیث میں تین طرح کے الفاظ آئے ہیں،مناسب ہے کہ ان الفاظ کی مختصر تعریف وتشریح کردی جائے تا کہ احادیث کا سمجھنا آسان ہوجائے:

لفظ ''کمام'' کی تفصیل

(۱):...... کمام: کمة : کی جمع ہے،اس کے معنی ہیں: گول ٹوپی۔

وجہ تسمیہ:...... کمّ : کے معنی ہیں: کسی چیز کو چھپانا، چونکہ ٹوپی سرکو چھپاتی ہے،اس لئے اسے کمام کہتے ہیں۔علامہ طیبی رحمہ اللہ شرح مشکوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:''کمام هی بکسر کاف ، جمع کمة بالضم ،کقباب وقبة ، وهی القلنسوة المدورة ، سُمّیت بها لانها تغطی الرأس''۔(شرح الطیبی ص۲۱۵ج۸)

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

'' وکمّة صوف : بضم الکاف وتشدید المیم ، أو بکسر الکاف : قلنسوة صغیرة أو مدورة''۔(فیض القدیر، تحت رقم الحدیث:۶۲۰۳)

یعنی کمہ کا معنی چھوٹی ٹوپی یا گول ٹوپی کے ہیں۔

''الکمة : القلنسوة المدورة ، انها تغطی الرأس''۔

(حاشیة کنز العمال ، تحت رقم الحدیث:۱۷۴۴۹)

''الکما : جمع کمة ، وهی القلنسوة المدورة''۔

(مرقات ص۲۴۶ج۸، کتاب اللباس ، تحت حدیث : ابی کبشة)

صحاح میں لکھا ہے:

''الکمة : القلنسوة المدورة ، لانها تغطی الرأس''۔

یعنی الکمۃ گول ٹوپی کو کہا جاتا ہے، اس لئے کہ اس سے سر کوڈھانپا جاتا ہے۔

(شرعی لباس ص ۲٦۷)

''الکمة البطحاء ' القلنسوة أی کانت منبطحة غیر متنصبة ''

یعنی کمہ ٹوپی کو کہا جاتا ہے، جو اونچی نہ ہو اور سر سے چپکی ہوئی ہو۔

(مجمع بحارالانوار ص ۴۳۵ ج ۴)

محدثین کی یہ تشریحات اس لئے بھی لکھی گئیں کہ بعض شراح نے کم کے معنی آستین کے کئے ہیں، تو گویا احادیث میں جہاں لفظ کم آیا ہے وہاں ٹوپی مراد لینا صحیح نہیں ہے، مگر اوپر کی تشریحات سے معلوم ہوا کہ اکابر نے ان احادیث میں ٹوپی ہی مراد لی ہے۔

پھر عربی میں ایک لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں، اس لئے یہ اعتراض کہ یہاں ٹوپی کا معنی لینا درست نہیں صحیح نہیں، جہاں کم کے معنی آستین کے ہیں وہاں ٹوپی کے بھی ہیں۔

لفظ ''قلنسوۃ'' کی تشریح اور اس کے اوصاف

(۲):......قلنسوۃ : کا لغوی معنی ہیں: پوشیدہ ہونا۔ گول ٹوپی۔

''قلنسوة : قلینسة قلا نس ' نوع من مالبس الرأس ، تکون علی هیئات متعددة''

(معجم لغة الفقهاء)

یعنی: قلنسوۃ ' سر کے لباس کی ایک قسم ہے جو متعدد کیفیات واوصاف کی ہوتی ہے۔

''القلنسوة : مایلبس علی الرأس ، ویعتم فوقه''۔

(شامی ص ۴۵۷ ج ۱، باب المسح علی الخفین ، تحت : لا یجوز علی عمامة و قلنسوة ، الخ)

یعنی: قلنسوۃ' ٹوپی کو کہا جاتا ہے جو سر پر پہنی جاتی ہے، اور اس پر عمامہ باندھا جاتا ہے،

یعنی: ''قلنسوۃ'' ایک ایسا غلاف ہے جو پیٹ والا ہو اور سر پر پہنا جائے، یا سر کوڈھانپا

جائے۔

’’القلنسوة : من ملابس الرأس كالبرنس الذى تغطى به العمامة من نحو شمس و مطر‘‘۔

(فیض القدیر ص۲۱۴ ج۵، تحت حدیث : كان يلبس قلنسوة بيضاء ، رقم الحديث:۷۱۶۶)

یعنی: قلنسوة ’سر کا لباس ہے، جس طرح برنس ہے، جس سے عمامہ چھپایا جاتا ہے سورج اور بارش وغیرہ سے۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ’’قلنسوة‘‘ میں پوشیدگی کا معنی پایا جاتا ہے، اور ٹوپی کو اس لئے’’قلنسوة‘‘ کہتے ہیں کہ اس سے سر کو چھپایا جاتا ہے۔

بعض حضرات نے’’قلنسوة‘‘ کے معنی گول کے کئے ہیں’’ القلنسوة المدورة ، سميت بها لا نها تغطى به الرأس‘‘۔یعنی’’ قلنسوة‘‘ گول ٹوپی کو کہا جاتا ہے۔ اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس سے سر کو چھپایا جاتا ہے۔

احادیث میں’’قلنسوة‘‘ کے ساتھ مختلف اوصاف ذکر کئے گئے ہیں:

(۱)......قلنسوة بيضاء: سفید گول ٹوپی۔

(۲)......قلنسوة بيضاء لاطئة: ’’بذل المجہود‘‘ میں’’لاطئة‘‘ کا معنی کیا گیا ہے: ’’لاصقة بالرأس‘‘ یعنی سر سے چپکی ہوئی۔(ص۲۵۲ ج۲)

اور’’عون المعبود‘‘ میں ہے: ’’لازقة بالرأس‘‘ یعنی سر سے ملی اور چپکی ہوئی ٹوپی۔ (ص۲۸ ج۳)

(۳)......قلنسوة بيضاء شامية: شامیہ کے معنی ہے: ’’لاطئة اى لاصقة برأسه‘‘ یعنی سر سے ملی اور چپکی ہوئی ٹوپی۔ گویا’’لاطئة‘‘ اور’’شامية‘ کے معنی یکساں ہیں۔

(۴)...... قلنسوة مضروبة:اور''مضروبة '' کا معنی ہے:'' کل ما اکثر تضريبة بالخياطة أو كساء أو غطاء مخيطين خياطة كثيرة بينهما قطن ونحوه كاللحاف ذو طاقين''۔

یعنی ہر وہ چیز جس کی سوت سے بہت زیادہ سلائی کی گئی ہو، یا چادر یا غلاف جو بیچ میں روئی ڈال کر بہت زیادہ سیا گیا ہو، لہذا یہاں معنی ہوا: وہ ٹوپی جو بہت زیادہ سوت کے ذریعہ سلی گئی ہو۔

(۵)...... برد حبرة :یعنی جوٹوپی دھاری دار نقش ونگار والی ہو۔برد' کا معنی ہے: دھاری دار،اور'' حبرة '' کا معنی ہے نقش ونگار والا۔مصباح اللغات میں ہے:'' الحبر والحبير من الثياب ''نیاونرم منقش چادر۔

(۶)...... القلنسوة المضمرة اى الشامية: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں:''قلنسوة'' کے ساتھ''مضمرة'' کی صفت آئی ہے،اوراس کی شرح خود حدیث میں '' الشامية'' سے کی گئی ہے،جس کے معنی ہیں: سر سے ملی ہوئی ٹوپی۔

القاموس المحیط میں ہے:'' اضمره اى اخفاه والمفعول مضمرة اضمرت الشئ أى اخفيته ''یعنی چھپانا اور پوشیدہ رکھنا، جب کسی چیز کو چھپائے اس وقت کہا جاتا ہے: '' اضمرت الشئ''۔

اورالمنجد میں'' الضمرة '' کا ترجمہ: پوشیدہ کرنے یا ہونے سے کیا گیا ہے۔اب ''القلنسوة المضمرة'' کا معنی ہوا: سر کو چھپانے والی ٹوپی۔

(۷)...... قلنسوة ذات الاذنين :یا'' ذوات الآذان ''اس کا مطلب یہ ہے کہ: وہ ٹوپی دو کانوں والی تھی، جیسے ہمارے اطراف میں سردی کے زمانے میں کانوں کی حفاظت کے

لئے اوڑھتے ہیں۔(الدر المنضود ص ۱۹۸ ج ۲)

یعنی شاید (دوکانوں والی) سے مراد اس ٹوپی کی دونوں جانبوں پر دو رسیاں ہوتی تھیں جن سے سر کو باندھا جا سکتا ہے۔(المنہل العذب المورد شرح ابی داؤد)

(۸)......قلنسوة يمانية هن البيض المضربة :یعنی یمنی ٹوپی اور وہ سفید اور بہت زیادہ سلی ہوئی ہوتی تھی۔

لفظ ''برنس'' کی تشریح

(۳):......برنس: لمبی ٹوپی۔

الرائد میں ''برنس'' کے تین معنی کئے گئے ہیں:''البرنس جمع برانس، (۱) : ثوب رأسه منى ملتصق به ، (۲) : ثوب يلبس بعد الاستحمام ، (۳): قلنسوة طويلة''۔

''البرنس كل ثوب رأسه منه ملتزق به دراعه كان أو ممطرا ' أو جبة وفى حديث عمر : سقط البرنس عن رأسه من ذلك ، وقال الجوهرى : قلنسوة طويلة ، وكان النساك يلبسونها فى صدر الاسلام ''۔(لسان العرب ص ۳۹۳)

یعنی وہ کپڑا جس کے بعض حصہ سے ٹوپی کا کام لیا جاتا ہے، اور وہ حصہ کپڑا کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے، چاہے وہ زرہ ہو یا بارش سے بچاؤ کے لئے بنایا گیا ہو، یا جبہ ہو۔اور یہی معنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ برنس ان کے سر سے گر گئی۔اور جوہری نے کہا ہے کہ: برنس لمبی ٹوپی ہے، جسے عباد ابتدائے اسلام میں پہنتے تھے۔

''البرنس كل ثوب رأسه منه ملتزق به ، قلنسوة طويلة ، و رداء ذو كمين يلبس بعد الاستحمام ''۔(المعجم الوسیط ص ۵۴)

وہ کپڑا جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ استعمال ہو، اور اس کپڑے سے متصل ہو، یا لمبی

ٹوپی، یا وہ چادر جو دو آستین والی ہو جو حمام کے بعد پہنی جاتی ہے۔

برنس: وہ لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی، وہ لباس جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ کام دے۔ (مصباح اللغات)

''البرنس هو كل ثوب يكون غطاء الرأس جزء منه متصلا به ، وقيل قلنسوة طويلة كانت تلبس فى صدر الاسلام''۔ (المنجد ص ۳۶)

وہ کپڑا جس کے سر چھپانے کا حصہ اس سے متصل ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ: وہ لمبی ٹوپی جو ابتدائے اسلام میں پہنی جاتی تھی۔

''البرنس كل ثوب رأسه منه ملتزق به ، قلنسوة طويلة ، و رداء ذو كمين يلبس بعد الاستحمام''۔ (المعجم الوسیط ص ۵۴)

شراح حدیث نے بھی برنس کی تشریح فرمائی ہیں:

''البرانس جمع برنس ، هى القلنسوة ، وذكر عبد الله بن ابى بكر : ما كان احد القراء الا له برنس يغدو فيه ' وخميصة يروح فيها ، وسئل مالك ان لبسها اتكرهها فانه يشبه لباس النصارى ؟ قال : لا بأس بها، وقد كانوا يلبسونها ههنا''۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۱۹ ج ۱۵)

یعنی برانس برنس کی جمع ہے، اس کے معنی ٹوپی کے ہیں، حضرت عبداللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: ہر ایک قاری کے پاس ایک برنس ہوتا تھا جسے وہ صبح کو استعمال کرتے تھے، اور ایک چادر ہوتی تھی جو شام کو استعمال کی جاتی تھی۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: کیا برنس مکروہ ہے اس لئے کہ وہ نصاریٰ کے لباس کے مشابہ ہے؟ فرمایا: نہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔ اب تو ہمارے یہاں

بھی بکثرت اس کے پہننے کا رواج ہے۔

''البرانس جمع برنس .... ویفسر بقلنسوۃ عظیمۃ ، وھذا التفسیر قاصر ، وقیل ھو کل ثوب رأسہ منہ یلتزق''۔

(حاشیہ مشکوۃ (۵) ص۲۳۵، باب ما یجتبہ المحرم ، الفصل الاول)

یعنی برانس برنس کی جمع ہے، اس کی ایک تفسیر بڑی ٹوپی سے کی جاتی ہے، لیکن یہ تفسیر ناقص اور ادھوری ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ: ہر وہ لباس جو سر سے چپکا رہے۔

برنس اس لمبی ٹوپی کو کہتے ہیں جو عرب میں اوڑھی جاتی تھی۔ اور برنس وہ لباس بھی ہوتا ہے جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ کام دیتا ہے جیسے برساتی ٹوپی وغیرہ۔ (مظاہر حق ص۱۵۷ ج۲)

خاتمہ: نمبر:۲/ایک اشکال اوران کا حل

ناپسندیدہ ٹوپی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لومڑی کی کھال کی ٹوپی کو سر سے پھینک دیا

(۱)......عن ابن سيرين عن انس بن مالك رضی الله عنه : ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه رأى رجلا يصلی وعليه قلنسوة ، بطانتها من جلود الثعالب ، فألقاها عن رأسه وقال : ما يدريك لعله ليس بذكي۔

(كنز العمال ، الدباغة ، رقم الحديث:۲۷۳۱۱۔مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۲ ج۴، فی الصلاة فی جلود الثعالب ، كتاب الصلاة ، رقم الحديث:۶۵۳۶)

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، اس نے ایک ٹوپی پہن رکھی تھی ،ٹوپی کا استر لومڑی کے چمڑے کا بنا ہوا تھا،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر سے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ پاک نہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لومڑی کی کھال کی ٹوپی کو پھاڑ دیا

(۲)......عن ابن سيرين قال : رأى عمر بن الخطاب رضی الله عنه على رجل قلنسوة من ثعالب فامر بها ففُتقَت۔

(كنز العمال ، محظور اللباس، رقم الحديث:۴۱۹۰۱۔مصنف عبدالرزاق ص۷۱ ج۱، باب جلود السباع ،كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۲۲۶)

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے،فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

ایک شخص کولومڑی کی کھال کی ٹوپی پہنتے دیکھا تو حکم دیا تو اسے پھاڑ دیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلی کی کھال کی ٹوپی کو پکڑ پھاڑ دیا

(۳)......عن ابن سيرين قال : رأى عمر بن الخطاب رضى الله عنه على رجل قلنسوة ' فيها من جلود الهرر ' فاخذها فخرقها ، وقال : ما احبسه الا ميتة۔

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے،فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے سر پر بلیوں کی کھال سے بنی ہوئی ٹوپی دیکھی تو اس کو پکڑ کر پھاڑ دیا،اور فرمایا: میرے گمان میں یہ مردار ہے۔

(كنز العمال ، محظور اللباس، رقم الحديث:۴۱۹۰۲۔مصنف عبدالرزاق ص۷۱ ج۱، باب جلود السباع ،كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۲۲۷)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس لومڑی کی کھال کی پوستین تھی

(۴)......عن ابی جعفر قال : كان لعلىّ بن حسين رحمه الله سَبَنُجونة ثعالب۔

ترجمہ:......حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس لومڑی کی کھال کی پوستین تھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۷ ج۱۲، فى لبس الثعالب ،كتاب اللباس ، رقم الحديث:۲۵۴۹۸)

(۵)......عن ابى جعفر قال : كان لعلىّ بن حسين رحمه الله سَبَنُجونون ثعالب يلبسوه ' فاذا صلى نزعه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۳ ج۴، فى الصلوة فى جلود الثعالب ، رقم الحديث:۶۵۴۱)

ترجمہ:......حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس لومڑی کی کھال کی پوستین تھی جسے وہ پہنتے تھے،جب نماز پڑھتے تو اسے نکال دیتے۔

تشریح:......ایک روایت کے الفاظ ہیں: **عن ابی جعفر عن علی بن الحسین قال : کانت له سَنجویة من ثعالب فکان یلبسها ' فاذا أراد ان یصلی وضعها۔**

(مصنف عبدالرزاق ص ۷۱ ج ۱، باب جلود السباع ، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۲۲۴)

سَبَنُجونة: کے ایک معنی ہیں: بال والا چمڑا۔اس کی ایک تشریح یہ بھی کی گئی ہے: یہ آسمان جون سے معرب ہے یعنی آسمانی رنگ۔ایسا کپڑا جو آسمانی رنگ سے رنگا گیا ہو، پھر اس میں لومڑی کی کا چمڑا لگا دیا گیا ہو۔

(حاشیہ: مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۴۷ ج ۱۲، فی لبس الثعالب ،کتاب اللباس ، تحت رقم الحدیث : ۲۵۴۹۸۔مصنف عبدالرزاق ص ۷۱ ج ۱، باب جلود السباع ، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۲۲۴)

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے (سر) پر لومڑی کی کھال سے (بنی ہوئی) ٹوپی تھی

(۶)......**عن یزید قال : رأیت علی ابراهیم رحمه الله قلنسوة مکفوفةً بثعالب– أو سمّور–۔**

ترجمہ:......حضرت یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے (سر) پر لومڑی کی کھال سے (بنی ہوئی)-یا سمور کی کھال سے (بنی ہوئی)-ٹوپی دیکھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۱۱ ج ۱۲، فی لبس القلانس، رقم الحدیث:۲۵۳۵۴۔ص ۵۴۷ ج ۱۲، فی لبس الثعالب ، رقم الحدیث:۲۵۵۰۰)

تشریح:......سمور: ایک نیولے جیسا جانور، جو شمال افریقہ میں ہوتا ہے، اس کی کھال کی پوستین بنائی جاتی ہے۔(القاموس الوحید ص ۷۹۹)

سمور: ایک نہایت باریک پشم (بال) والا برفانی جانور۔(فیروز اللغات)

(۷)......**عن یزید بن ابی زیاد قال : رأیت علی ابراهیم النخعی رحمه الله قلنسوة**

فیھا ثعالب۔

ترجمہ:......حضرت یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے (سر) پر لومڑی کی کھال سے ٹوپی دیکھی۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۱۷ ج ۱، باب جلود السباع ، کتاب الطھارۃ ، رقم الحدیث: ۲۲۴)

حضرت ضحاک رحمہ اللہ کے سر پر لومڑی کی کھال کی ٹوپی تھی

(۸)......عن الاجلح قال : رأیت علی الضحاک رحمه الله قلنسوۃ ثعالب۔

ترجمہ:......حضرت اجلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ کے (سر) پر لومڑی کی کھال کی (بنی ہوئی) ٹوپی دیکھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۱۱ ج ۱۲، فی لبس القلانس ، رقم الحدیث: ۲۵۳۵۵۔ ص ۵۴۷ ج ۱۲، فی لبس الثعالب ، رقم الحدیث: ۲۵۴۹۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ لومڑی کی کھال کے (لباس) میں نماز کو مکروہ سمجھتے تھے

(۱۰)......عن علی رضی الله عنه : انه کان یکرہ الصلاۃ فی جلود الثعالب۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ لومڑی کی کھال کے (لباس) میں نماز کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۲ ج ۴، فی الصلوۃ فی جلود الثعالب ، رقم الحدیث: ۶۵۳۷)

لومڑی کی کھال کے (لباس) پہنو، اور اس میں نماز نہ پڑھو

(۱۱)......عن سعید بن جبیر ، وعن اشعث بن عبد الملک ، عن الحسن رحمه الله : انھما قالا : البس جلود الثعالب ، ولا تصل فیھا۔

ترجمہ:......حضرت سعید بن جبیر حضرت اشعث بن عبدالملک رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ: لومڑی کی کھال کے (لباس) پہنو، اور اس میں نماز نہ پڑھو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۳ ج۴، فی الصلوة فی جلود الثعالب، رقم الحدیث:۶۵۳۸۔
ص۵۴۶ ج۱۲، فی لبس الثعالب، رقم الحدیث:۲۵۴۹۷)

لومڑی کی کھال کے لباس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ وہ دباغت دیا گیا ہو

(۱۲)......عن الحسن رحمه الله : انه كان لا يرى بذلك بأسا اذا دبغت۔

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ (لومڑی کی کھال کے لباس میں نماز پڑھنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جب کہ وہ دباغت دیا گیا ہو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۳ ج۴، فی الصلوة فی جلود الثعالب، رقم الحدیث:۶۵۳۹)

(۱۳)......عن عمرو بن سعيد قال : رأيت ابا العالية دخل المسجد فصلى فيه وعليه قلنسوةٌ بطانتها جلودُ ثعالب ، فأخذها من رأسه و وضعها فى كمه ، فلمّا قضى صلاته قال : قلت له : رأيتك اخذت قلنسوتك من رأسك فوضعتها فى كمك ؟ فقال : انى كرهت ان أصلى فيها ، وكرهت ان اضعها فتسرق ، فلذلك جعلتُها فى كمّ قميصى۔

ترجمہ:......حضرت عمرو بن سعید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ: آپ مسجد میں تشریف لائے تا کہ نماز پڑھے، اور آپ کے سر پر لومڑی کی کھال سے بنی ہوئی ٹوپی تھی، آپ نے اسے سر سے نکال کر اپنی آستین میں رکھ دی، جب

نماز سے آپ فارغ ہوئے تو میں نے پوچھا کہ: آپ نے سر سے ٹوپی لے کر آستین میں رکھ دی (اس کی کیا وجہ)؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ: میں ایسے (کپڑے میں) نماز کو مکروہ سمجھتا ہوں، اور اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کو ایسے ہی رکھ دوں تا کہ چوری ہو جائے، اس لئے میں نے قمیص کی آستین میں اسے رکھ دیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۳ ج۴، فی الصلوۃ فی جلود الثعالب، رقم الحدیث:۶۵۴۰)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے "مصنف" میں "کتاب اللباس" میں "فی لبس الثعالب" کا باب قائم فرمایا ہے، اور یہ چار روایتیں نقل فرمائی ہیں۔ اسی طرح "کتاب الصلوۃ" میں "فی الصلوۃ فی جلود الثعالب" کا باب قائم فرمایا ہے، اور اس میں چھ روایتیں نقل فرمائی ہیں۔

اس لئے اشکال ہوتا ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی ٹوپی کو پھاڑ دیا، اور یہاں اکابر سے اس طرح کی ٹوپیاں اور لباس پہننا معلوم ہو رہا ہے، اس کا حل یہ سمجھ میں آتا ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جن کو پھاڑنے کا حکم دیا وہ بلا دباغت دی ہوئی کھال سے بنی ہوئی ٹوپی ہو، اور ان روایات میں جہاں استعمال کی اجازت ہے، وہ دباغت کے بعد کی کھال سے بنی ہوئی ہو۔ اور حدیث نمبر: ۱۲/ سے اس کی تائید ہوتی ہے، واللہ تعالی اعلم۔